باسمہٖ تعالیٰ

تِبۡیَانًا لِکُلِّ شَیۡءٍ (نحل/ ۸۹)

# تبیان

جلد (۱) شمارہ (۴)

رجب ۱۴۳۸ھ اپریل ۲۰۱۷ء

## رجب: عبادتوں کی بہار کا آغاز

جس طرح محرم کے مہینے سے موسم عزاء کی بہار کا آغاز ہوتا ہے اسی طرح عبادتوں کے موسم کی بہار کا آغاز رجب کے مہینے سے ہوتا ہے۔ اللہ کی عبادت کے مشتاق بندوں کے نئے سال کا آغاز ماہ رمضان سے ہوتا ہے اور نئے سال کے استقبال کی تیاری رجب کے مہینے سے شروع ہوتی ہے۔ رجب کا مہینہ بہت ہی برکتوں، رحمتوں اور فضیلتوں کا مہینہ ہے۔ یہ توحید اور ولایت کا مہینہ ہے۔ رجب ان چار مہینوں میں سے ایک ہے جنہیں حرام مہینے کہا جاتا ہے۔ حرام اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ان کا خاص احترام ہے اور ساتھ ہی ان میں جنگ وجدال کرنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ رجب کو ''شَھۡرُ اللّٰہِ'' (اللہ کا مہینہ) کہا جاتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: رجب میری امت کے لئے استغفار کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ مغفرت طلب کرو کہ اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔ رجب کو ''اصب'' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس مہینے میں میری امت پر خدا کی رحمت بہت زیادہ برستی ہے۔

رجب کی پہلی جمعرات کی رات (شب جمعہ) کو ''لیلۃ الرغائب'' (امیدوں کی رات) کہا جاتا ہے۔ جمعرات کے دن روزہ رکھ کر مغرب کی نماز کے بعد اور عشاء کی نماز سے پہلے بارہ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے جس کی تفصیل



''مفاتیح الجنان'' میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

اس مہینے کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اس میں چار اماموں کی ولادت ہوئی: پہلی رجب کو امام محمد باقرؑ، پانچویں رجب کو امام علی النقیؑ، دسویں رجب کو امام محمد تقیؑ اور تیرہویں رجب کو امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی ولادت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ یہی وہ مہینہ ہے جس کی ۲۷ویں تاریخ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت واقع ہوئی ہے جو خود ایک عظیم دن ہے۔

اس مہینے کے ہر دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔ امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: ماہ رجب میں ایک روزہ رکھنے سے جہنم کی آگ ایک سال کی مسافت تک دور ہو جاتی ہے اور جو شخص اس ماہ میں تین دن روزہ رکھے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

اس مہینے میں دو اماموں کی زیارت کی بہ طور خاص تلقین کی گئی ہے: ایک امام حسینؑ، دوسرے امام علی رضاؑ۔

اس مہینے میں اعتکاف کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ اعتکاف یعنی اللہ کی خوشنودی کے لئے کم از کم تین دن تک مسجد میں رہنا اور مسجد سے باہر نہ آنا۔ دنیائے تشیُّع میں خاص طور پر اسلامی جمہوریہ ایران میں رجب کے مہینے میں بڑے پیمانے پر لوگ خاص طور پر جوان اعتکاف جیسی عبادت میں شریک ہوتے ہیں اور تین دن ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ رجب کو مسجدوں میں نماز، تلاوت قرآن، مجالس ومحافل، درس، اعمال وغیرہ میں گذارتے ہیں۔ رجب کی ۱۵ویں تاریخ کو ایک عمل انجام دیا جاتا ہے جس کو ''عمل امّ داوٗد'' کہا جاتا ہے۔ یہ عمل کرنے کے لئے تین دن ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کو روزہ رکھنا ہے اور پھر تیسرے دن یعنی ۱۵ویں رجب کو ظہر سے پہلے غسل کر کے ظہرین کی نماز سے فارغ ہو کر ''عمل امِّ داوٗد'' شروع کر دیتے ہیں جس میں تقریباً ایک تہائی (1/3) قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔ حاجت براری کے لئے یہ عمل بہت بہتر ہے۔



اس مہینے میں بہت سی دعاؤں کا پڑھنا مستحب، باعث ثواب اور روح و دل کے سکون اور حیات کا سبب ہے۔ ان دعاؤں میں وہ دعا بھی جو امام جعفر صادقؑ نے اپنے صحابی محمد ابن ذکوان کو تعلیم فرمائی تھی جو اس مہینے میں صبح وشام نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

یَا مَنۡ أَرۡجُوهُ لِکُلِّ خَیۡرٍ، وَآمَنُ سَخَطَهُ عِنۡدَ کُلِّ شَر،

اے وہ ذات کہ میں جس سے ہر بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور ہر برائی کے وقت اس کے غضب سے امان چاہتا ہوں

یَا مَنۡ یُعۡطِی الۡکَثِیرَ بِالۡقَلِیلِ،

اے وہ جو تھوڑے عمل پر زیادہ اجر دیتا ہے

یَا مَنۡ یُعۡطِی مَنۡ سَأَلَهُ،

جو ہر سوال کرنے والے کو دیتا ہے

یَا مَنۡ یُعۡطِی مَنۡ لَمۡ یَسۡأَلۡهُ،

جو اسے بھی دیتا ہے جو سوال نہیں کرتا

وَمَنۡ لَمۡ یَعۡرِفۡهُ تَحَنُّناً مِنۡهُ وَرَحۡمَةً،

اور اسے بھی دیتا ہے جو اسے نہیں جانتا اور یہ اس کا احسان اور رحمت ہے

أَعۡطِنِی بِمَسۡأَلَتِی إِیَّاکَ جَمِیعَ خَیۡرِ الدُّنۡیا وَجَمِیعَ خَیۡرِ الۡآخِرَةِ،

مجھے بھی میرے سوال پر دنیا وآخرت کی تمام بھلائیاں اور نیکیاں عطا فرما

وَاصۡرِفۡ عَنِّی بِمَسۡأَلَتِی إِیَّاکَ جَمِیعَ شَرِّ الدُّنۡیا وَشَرِّ الۡآخِرَةِ،

اور میری طلب پر دنیا وآخرت کی تمام تکلیفیں اور مشکلیں دور کر کے مجھے محفوظ فرما

فَإِنَّهُ غَیۡرُ مَنۡقُوصٍ مَا أَعۡطَیۡتَ،

کیونکہ تو جتنا بھی عطا کرے تیرے یہاں کمی نہیں ہوتی

وَزِدۡنِی مِنۡ فَضۡلِکَ یَا کَرِیمُ۔

اے کریم تو مجھ پر اپنے فضل میں اضافہ فرما۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد امامؑ نے اپنی ریش مبارک (ڈاڑھی) کو داہنی مٹھی میں پکڑا اور اپنی شہادت کی انگلی کو ہلاتے ہوئے روتے ہوئے یہ دعا پڑھی:



یَا ذَاالۡجَلالِ وَالۡإِکۡرامِ

اے جلالت والے عظیم خدا

یَا ذَاالنَّعۡماءِ وَالۡجُودِ

اے نعمتوں اور بخشش کے مالک

یَا ذَاالۡمَنِّ وَالطَّوۡلِ

اے احسان اور عطا کرنے والے

حَرِّمۡ شَیۡبَتِی عَلَی النَّار

میرے سفید بالوں پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے۔

### رجب کی اس دعا میں ہمارے لئے کچھ اہم پیغام ہیں:

۱۔ انسان کو ہر حال میں خدا سے امید لگائے رکھنا چاہیے اور کبھی بھی ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ جب بھی خدا سے دعا کرو اس امید کے ساتھ دعا کرو کہ وہ سننے والا اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ انسان وہاں بھی خدا سے امید رکھتا ہے جہاں کسی سے اسے کوئی امید نہیں ہوتی بلکہ اصل میں ہونا یہی چاہیے کہ انسان خدا کے علاوہ کسی سے امید ہی نہ رکھے۔

ایک شخص امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا اور خدا کے بارے میں پوچھا کہ میں کیسے سمجھوں کہ کوئی خدا بھی ہے۔ امامؑ نے پوچھا: تم نے کبھی سمندر کا سفر کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں کیا ہے۔ امامؑ نے پوچھا: کبھی ایسا ہوا کہ تمہاری کشتی ڈوبنے لگی ہو اور تمہیں لگا ہو کہ اب تمہاری زندگی ختم ہو جائے گی؟ اس نے کہا: ہاں ایسا بھی ہوا ہے۔ امامؑ نے پوچھا: کیا اس وقت بھی تمہیں امید تھی کہ یہاں کوئی تمہیں بچا سکتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ مجھے امید تھی کہ ایک طاقت ہے جو مجھے بچا سکتی ہے۔ امامؑ نے فرمایا: وہ طاقت خدا ہے جس کی طرف تمہاری فطرت تمہیں متوجہ کر رہی تھی اور تمہیں امید دلا رہی تھی کہ کوئی ہے جو تمہیں بچا سکتا ہے۔

۲۔ خدا وہ ہے جو انسان کے تھوڑے سے عمل کے بدلے میں اسے بہت زیادہ عطا کرتا ہے۔ اگر حقیقت کی نظروں سے دیکھا جائے تو خدا کی عظمت کے سامنے انسان



کے عمل کی کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن پھر بھی یہ خدا کا کرم ہے کہ وہ ہمارے اس عمل کو قبول فرماتا ہے اور بدلے میں اتنا دیتا ہے کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ کوئی خلوص سے ایک بار خدا کو یاد کرے تو جنت میں ایک محل بن جاتا ہے، کوئی محبت سے اپنے بچے کو دیکھے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، کوئی ایک نیکی کرے تو دس نیکیاں اسکے نامۂ اعمال میں لکھی دی جاتیں ہیں، کوئی ایک روزہ رکھے تو ستر حج کا ثواب اسے دیا جاتا ہے۔

۳۔ وہ اسے بھی دیتا ہے جو مانگتا ہے اور اسے بھی دیتا ہے جو نہیں مانگتا۔ اگر ہم غور کریں تو اس نے ہمیں زیادہ چیزیں تو بغیر مانگے ہی دے دی ہیں، بہت کم چیزیں ہیں جو انسان خدا سے مانگتا ہے۔ بغیر مانگے اللہ نے ہمیں زندگی دی، صحیح وسالم جسم دیا، ماں باپ جیسی نعمت دی، نہ جانے کتنی نعمتیں ہیں جو ہمیں بغیر مانگے ہی مل گئیں۔ لیکن بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنہیں خدا سے مانگنے کی ضرورت ہے۔ ایمان، معرفت، علم، تقویٰ، نیکی کی توفیق، گناہوں سے بچنے کی توفیق، اچھے دوست، بہترین شریک حیات، نیک بچے، ہدایت، محمدؐ وآل محمدؑ کی محبت، اطاعت، گناہوں کی معافی اس طرح کی بہت سی چیزیں ہیں جنہیں اللہ سے مانگنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ان میں سے بعض چیزیں انسان کو اس کے اعمال کے نتیجے میں نصیب ہو جاتی ہیں اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو بن مانگے نہیں ملتیں۔

۴۔ کائنات میں ایسے بھی بہت سے لوگ ہیں جن کو خدا کی معرفت نہیں، وہ خدا کا انکار کرتے ہیں اس کے باوجود خدا انہیں دیتا ہے کیونکہ سب اسی کے بندے ہیں اور سب کو اسی نے پیدا کیا ہے۔ جس طرح ماں اپنے سبھی بچوں کو چاہتی ہے چاہے کوئی کتنا ہی نالائق ونافرمان کیوں نہ ہو، ماں کی محبت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ ساری دنیا چھوڑ دے وہ نہیں چھوڑتی۔ خدا ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے اور اپنے بندوں کو ایک ماں سے کہیں زیادہ چاہتا ہے۔ انسان خدا کے خالق اور مالک ہونے کا انکار کر دیتا ہے، اسے بھول جاتا ہے لیکن خدا اسے نہیں بھولتا اسے بھی عطا کرتا ہے۔

۵۔ انسان کو جو چیزیں خدا سے مانگنی چاہیے ان میں سے ایک دنیا وآخرت کی بھلائی اور دنیا اور آخرت کے شر سے نجات ہے کیونکہ ہر خیر خدا کی طرف سے آتا ہے اور



وہی خیر دیتا ہے۔ روایات میں بہت سی چیزوں کو خیر کہا گیا ہے جیسے علم، معرفت، دین وغیرہ۔ اور انسان کی طرف آنے والا کوئی بھی شر ایسا نہیں جو خدا کی مدد کے بغیر اس سے دور ہو سکتا ہو اور کوئی بھی شر اس وقت تک انسان کی زندگی میں نہیں آ سکتا جب تک اسے خدا کی اجازت نہ مل جائے۔ اس لئے ان دونوں کے لئے دعا بھی ضروری ہے۔

۶۔ دعا میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ خدا جتنا بھی دے اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آتی، جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو خدا سے مانگنے میں شرمانا نہیں چاہیے اور یہ بھی نہیں سوچنا چاہیے کہ زیادہ مانگ لیا ہے۔ خدا کسی کروڑ پتی انسان کی طرح نہیں ہے کہ اس کی حیثیت سے زیادہ مانگنے میں انسان کو شرم آئے بلکہ اس کے بارے میں یہ سوچنا ہی غلط ہے کہ اس کے پاس کتنا اور اتنا ہے۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ یہ نظر میں رکھنا چاہیے کہ خدا ہر ایک کو اس کے حق سے زیادہ دیتا ہے کیونکہ اس کے فضل و کرم کا مطلب ہی یہ ہے کہ جب کوئی اس کے پاس آئے تو اسے خالی ہاتھ نہ لوٹائے اور جب دے تو مانگنے والے کے حق سے زیادہ دے۔ البتہ کس وقت کس کو کیا دینا ہے یہ وہی بہتر جانتا ہے۔

۷۔ آخر میں امامؑ نے اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جہنم کی آگ سے نجات کی دعا مانگی ہے وہ اس نکتہ کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ انسان خدا سے ان کاموں کی توفیق مانگے جو اسے خدا کا بندہ بناتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ جنت کا حقدار بنتا ہے اور ہر اس کام سے دور رہنے کی توفیق مانگے جو اسے شیطان کا بندہ بناتے ہیں اور نتیجہ میں وہ جہنم کا حقدار بن جاتا ہے۔ (بہ شکریہ: ''پیام جمعہ''، ستاد برگزاری نماز جمعہ ہندوستان)

IMAM JAFAR-e-SADIQ (a.s)
AWARD for EXCELLENCE
for SSC & INTERMEDIATE
[Passouts of 2017 only]
&
CAREER COUNSELLING EXHIBITION
For Registration & Details, Log on to
www.tibyaninstitute.org

''تبیان'' کے مقالہ جات کے مندرجات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔